روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۲۳ صفر ۱۴۱۰ ھ، ۲۵ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالےٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں اُن کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا مخلوق کا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۵)

"تم پر خدا تعالیٰ کی حجت سب سے بڑھ کر پوری ہوئی ہے۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ مَیں نے کوئی نشان نہیں دیکھا ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کے الزام کے نیچے ہو اس لئے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں مختلف طریقوں اور پہلوؤں سے اس سلسلہ کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک قصہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مثلاً ذوالقرنین کا قصہ ہے۔ اس میں اس کی پیشگوئی ہے چنانچہ قرآن شریف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین مغرب کی طرف گیا تو اُسے آفتاب غروب ہوتا نظر آیا یعنی تاریکی پائی اور ایک گدلا چشمہ اس نے دیکھا۔ وہاں پر ایک قوم تھی پھر مشرق کی طرف چلتا ہے تو دیکھا کہ ایک ایسی قوم ہے جو کسی اوٹ میں نہیں اور وہ دھوپ سے جلتی ہے۔ تیسری قوم ملی جس نے یاجوج ماجوج سے بچاؤ کی درخواست کی۔ اب یہ بظاہر تو قصہ ہے۔ لیکن حقیقت میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو اس زمانہ سے متعلق ہے۔ خدا تعالیٰ نے بعض حقائق تو کھول دیئے ہیں اور بعض مخفی رکھے ہیں اس لئے کہ انسان اپنے قویٰ سے کام لے۔ اگر انسان نرے معقولات سے کام لے تو وہ انسان نہیں ہو سکتا۔ ذوالقرنین اس لئے نام رکھا کہ وہ دو صدیوں کو پائے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۰)

"مُرشد اور مُرید کے تعلقات اُستاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں جیسے شاگرد اُستاد سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح مرید اپنے مُرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال مُرید کا ہے۔ پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ شیطانِ لعین اور طرف لگا دے گا اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح اگر (صاحب ایمان۔ ناقل) اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۳)

اُٹھو نمازیں پڑھیں......

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جب انسان کی دعا محض دنیاوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدِّنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت عاجزی کیساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ دعا وہ اکسیر ہے جو مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔

"اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"۔

کے بارے میں فرمایا کہ اس میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر آپ دنیا کو بیدار کرنے کے لئے اور احمدیت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا عظیم الشان نشان چاہتے ہیں تا دنیا قیامت کا نمونہ دیکھے اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کی سچائی روز روشن کیطرح ظاہر ہو جائے اور تکذیب کے سارے اندھیرے چھٹ جائیں تو خدا سے ایسا نشان مانگیں جو سورج کی طرح چڑھے اور ان تاریکیوں کا تار و پود بکھیر کر رکھ دے۔ اس نشان کیلئے طریق خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ

"اٹھو نمازیں پڑھیں
اور قیامت کا نمونہ
دیکھیں"

خطبہ جمعہ ۲۴ جون ۱۹۸۸ء

● مکرم محمد خالد صاحب گورائیہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ نے اپنی اہلیہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی طرف سے مبلغ ایک سو روپے برائے توسیع اشاعت الفضل بھجواتے ہوئے درخواست کی ہے کہ قارئین محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ تبوک ہش ۱۳۶۸ — ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

ہم اور ہمارے اصول

کہنے کو تو سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہم تو اصول کے پابند ہیں۔ اور اپنے اصول سے انحراف نہیں کرتے۔ جو لوگ الفاظ کی صورت میں یہ بات نہیں کرتے وہ اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اور یہ بات ہے بھی بہت اچھی۔ اصول کا پابند ہونا ایک راستہ متعین کر دیتا ہے اور اس راستے پر چلنے میں آسانی رہتی ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر شخص کا اصول کس بنیاد پر بنا ہے۔ بنیاد مضبوط نہ ہو یا درست نہ ہو تو اسے اصول کی پابندی کہنے کی بجائے ضد کہا جائے گا۔ ضد اور ہٹ دھرمی۔ اور سب لوگ جانتے ہیں کہ ضد اور ہٹ دھرمی اچھی بات نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو بااصول کہنے کیلئے یا کسی اور کو بے اصول کہنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ اصول کس بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ اور اصول کے متعلق یہ بات بھی لازمی ہے کہ وہ بے وجہ کسی کے رستے کا روڑہ نہ بنے۔ زندگی کو ـــــ اپنی زندگی اور دوسروں کی زندگی ـــــ کو ہمواری عطا کرے۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اصول کو بے اصولی نہ بنایا جاسکے۔ لیکن یہ بھی نہ ہو کہ اس میں کسی قسم کی لچک ہی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ حالات بدلتے ہیں خیالات بدلتے ہیں۔ اور اگر ہر تبدیلی کے باوجود کوئی اصول اس طرح اپنی جگہ پر قائم رہے کہ آگے ہی نہ بڑھنے دے تو یقیناً ایسے اصول کو کوئی شخص بھی پسند نہیں کرے گا۔

ایک اور بات۔ جو اصول ہم اپنے لئے لاگو کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے بھی لاگو ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہماری طبیعت اور طریق کار سے جہاں ہمیں فائدہ پہنچے وہاں دوسرے بھی اس سے محروم نہ رہیں۔ اپنے اصولوں کو پرکھئے اور اگر بدلنے کی ضرورت ہے تو ضرور ان میں تبدیلی کرکے ہر شخص کے لئے قابلِ قبول بنائیے۔

عزّت دار کو اپنی عزّت کا ہوتا ہے پاس
بات وہی کرنا ہے، بات جو آئے اس کو راس
اِس "گھر" میں یا اُس "گھر" میں جب کھولتا ہے وہ لب
اَوروں کی عزّت کا اس کو ہوتا ہے احساس

ابو الاقبال ـــــ

ماتمِ ذوقِ نمو

پھولوں کے غم میں دل کو کہاں تک لہو کریں
فصلِ بہار ہو تو کوئی آرزو کریں

رِندانِ کم شعور سے رُسوا ہے میکدہ
ہم کیا طوافِ محفلِ جام و سبو کریں

ہر سُو سجی ہوئی ہیں خیالوں کی محفلیں
تُو سامنے نہیں ہے تو کیا گفتگو کریں

اہلِ جنوں کے اپنے مسائل ہیں بیشمار
فُرصت ملے تو دامنِ ہستی رفو کریں

آؤ کچھ اور دُور نواؤں کے شہر میں
آؤ کچھ اور دیر ذرا ہاؤ ہُو کریں

خوشبُو بھی اُڑ گئی ہے گلستاں کا رنگ بھی
کس آسرے پہ تذکرۂ رنگ و بُو کریں

شاخوں سے ٹوٹ ٹوٹ کے بکھری ہیں پتّیاں
جی چاہتا ہے ماتمِ ذوقِ نمو کریں

مَیں سنگِ رہگزر تو نہیں "سنگِ میل" ہوں
کہہ دو مسافروں سے مِری آبرو کریں

ثاقبؔ مزہ تو جب ہے یہ آئینہ ساز لوگ
مجھ کو بھی ایک روز مِرے رُوبرُو کریں

ثاقبؔ زیروی

تحریکِ جدید مستقل تحریک ہے

"تحریک جدید کا کام اُن مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہونگے۔"
(خطبہ جمعہ ۸ نومبر ۱۹۳۸ء "الفضل" جلد ۲۶ نمبر ۲۷۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک رپورتاژ

ٹون ـ سین

حضرت امام جماعت احمدیہ کینیڈا میں

کینیڈا سے شائع ہونے والے اخبار "نیو کینیڈا" سے ہمارے قارئین ناواقف نہیں ہیں۔ جب اس کے پہلے شمارے ہمیں ملے تھے تو ہم نے ان کا اپنے قارئین سے تعارف کروایا تھا۔ اس وقت ہمارے سامنے اسکا جلد ۲ کا شمارہ ۶ اور ۷ یعنی جولائی اور اگست ۱۹۸۹ء ہے یہ خاص شمارہ ہے۔ اس میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے کینیڈا کے دورے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور متعدد تصاویر بھی شائع کی گئیں ہیں۔

پہلے صفحے پر حضور کی جس رنگ میں استقبالیہ تقاریب جوش اور جذبے کے ساتھ منعقد کی گئیں اس کا ذکر ہے۔ اور اس عنوان کے ساتھ کہ حضور نے کینیڈا کے لوگوں کے دل جیت لئے ہیں دو تصاویر دکھائی گئی ہیں جن میں سے ایک میں حضور اس ڈنر میں شرکت فرما رہے ہیں جس پر ۱۵۰۰ احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ اور دوسری تصویر میں حضور وہ چابی احباب کو دکھا رہے ہیں جو وان VANGHAN کے شہر کی چابی ہے اور حضور کو وان کے علاقائی کونسلر مسٹر "مائیکل ڈی بیاسے" نے پیش کی تھی۔

ڈنر کے موقع پر عزت مآب ہیزل مکیلین HAZEL MCCALLION نے کہا کہ "مسی سن شاڈگا" کے میئر کے لئے یہ بات نہایت دلچسپی کا باعث ہے کہ وہ ٹورنٹو میں حضور کا استقبال کر رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ حضور کو یاد ہوگا کہ جب ہم سٹی آف میپل میں بیت الحمد کی بنیاد کھودنے کا آغاز کر رہے تھے۔ تو اس وقت بارش ہو رہی تھی لیکن یہ ایک خاص موقعہ تھا۔ چونکہ ہم اس بات سے خوش تھے کہ آپ کی پہلی بیت الحمد ہمارے ہاں تعمیر کی جائے۔ ہم اس بات کا بھی انتظار کر رہے ہیں کہ آپ کی دوسری بیت الحمد مسی ساؤگا MISSI-SSAUGA میں تعمیر کی جائے گی۔ حضور کو یاد ہوگا کہ اس دن میں نے حضور کو چیلنج دیا تھا کہ میرے ساتھ ہاکی کھیل کر دیکھ لیں۔ میں جانتی ہوں کہ حضور بہت اچھی سکواش کھیلتے ہیں۔ میں اس بات کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ حضور نے مجھے ایک کتاب عطا کی ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میں اس کا ضرور مطالعہ کروں گی۔ حضور نہ صرف ایک بہت بڑی تنظیم کے ایک بہت بڑے رہنما ہیں بلکہ میں کہوں گی کہ حضور تو ایک بہت بڑے مصنف بھی ہیں جہاں تک حضور کے پیغام کا تعلق ہے۔ یعنی لوگوں کو آپس میں پیار اور محبت سے رہنا چاہیئے۔ یہ پیغام ایسا ہے کہ ساری دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔ میں حضور کو یقین دلاتی ہوں کہ حضور کینیڈا میں ایک نہایت معزز مہمان ہیں۔ میں آج وہ ڈیکلریشن بھی پڑھنا چاہوں گی جو سٹی کونسل میں ۱۴ جون کو پڑھا گیا۔ (اس کے بعد انہوں نے وہ ڈیکلریشن پڑھا) بعد ازاں مولانا نسیم مہدی صاحب نے مسٹر باب رائے (BOB - RAE) جو انٹاریو لیجسلیٹو اسمبلی میں مخالف پارٹی کے لیڈر ہیں اور (NDP) این۔ ڈی۔ پی پارٹی کے بھی لیڈر ہیں۔ انہیں اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی۔ مسٹر باب رے نے کہا کہ ان کی بیوی اور ان کے لئے یہ مسرت کا مقام ہے کہ وہ آج کی شام حضور کے ساتھ گذار رہے ہیں۔ مقرر نے یہ بھی کہا کہ اس ملک میں آپ کی جماعت نے بہت اچھا اثر پیدا کیا ہے۔ آپ کی جماعت کے لوگ دنیا کے مختلف علاقوں سے یہاں آئے ہیں اور آپ ان سے ملے ہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی رہتے ہیں امن کی زندگی گذارتے ہیں اور اپنے اعتقاد کے پکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا حضور آپ اس کیمونٹی کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اس شہر کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اس ملک کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ احمدیہ جماعت نے یہاں ہر طرح لوگوں کی خدمت کی ہے ہم حضور کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم حضور کی جماعت کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور اگر مجھے اجازت ہو تو میں کہوں گا کہ ہم آپ کے پیغام کو خاص طور پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

اسی طرح بعض دوسرے میئرز نے بھی حضور کو خوش آمدید کہا اور اپنے اور اپنے علاقے کے جذبات کا اظہار کیا۔

حضور نے اپنا خطاب قرآن مجید کی تلاوت سے شروع فرمایا اور فرمایا کہ جب میں ان دو تقاریب میں شرکت کے لئے یہاں آ رہا تھا تو پروفیسر گوال ٹیری جو کارلٹن یونیورسٹی میں تدریس کا کام کرتے ہیں۔ گاڑی میں میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے اس بات پر مشورہ کیا کہ اس موقعے پر مجھے اپنے خطاب میں کیا کہنا چاہیئے میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرا موضوع عالمگیر امن ہو تو بہتر ہے۔ لیکن انہوں نے نہایت محبت سے کہا کہ مجھے حاضرین کو احمدیت کے متعلق واقفیت بہم پہنچانی چاہیئے۔ اور انہیں یہ بتانا چاہیئے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے اور اس نفرت کے جو احمدیہ جماعت سے کی جا رہی ہے کیا اسباب اور عوامل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ ان باتوں کا تذکرہ کریں لیکن بہرحال آپ کو اختیار ہے اگر آپ چاہیں تو کسی اور معاملے کے متعلق بات کریں۔ حضور نے فرمایا کہ بات تو مجھے ٹھیک لگی لیکن جب میں نے اس پر مزید غور کیا تو مجھے عربی زبان کا ایک شعر یاد آیا جس میں کہا گیا ہے کہ "جن لوگوں نے میرے بھائی کو ہلاک کیا ہے وہ تو میرے اپنے ہی لوگ ہیں۔ پس اگر میں ان کو اپنے انتقام کے تیروں کا نشانہ بناؤں تو اس کا اس سے زیادہ کچھ مطلب نہیں ہوگا کہ میں وہ تیر اپنے آپ پر ہی چلا رہا ہوں"

حضور نے اسی رَو میں کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت خاصی تعداد میں پارلیمینٹ کے ممبر اور وزراء موجود ہیں مذہبی رہنما بھی ہیں اور دیگر دوست بھی۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ میں اس یقین سے پُر ہوں کہ کینیڈا میرا دوسرا گھر ہے۔ دیگر مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک جن کا میں نے دورہ کیا ہے وہاں بھی میں یہ بات کہتا رہا ہوں۔ ان میں سے بعض لوگ تو اتنے مہربان تھے۔ کہ میں حیران رہ جاتا تھا۔ مثلاً سیرالیون میں وہاں کے صدر نے اپنا ذاتی ہیلی کاپٹر میرے سیرالیون کے دورے کے دوران میری خاطر وقف کئے رکھا۔ اگرچہ میں کوئی سیاسی رہنما نہ تھا۔ اور میرے لئے کسی سیاسی پروٹوکول کی ضرورت نہ تھی لیکن یہ افریقی نوازش اور کھلے دل کی دلیل تھی۔ میں ان کو کہتا رہا کہ اگر آپ ان اقدار کو قائم رکھیں گے۔ تو چاہے کتنی ہی تکالیف آپ کے راستے میں آئیں آپ زندہ و پائندہ رہیں گے۔ اور آپ کا مستقبل بہت زیادہ روشن ہوگا افریقہ کے بعد ویسی نوازشات میں نے کینیڈا میں دیکھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ ان اقدار کو قائم رکھیں یہ نہایت شاندار امتیازی اقدار ہیں اور یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ آپ کے رہبران قوم ان کے متعلق قومی اور عالمی سطحوں پر انکا ذکر کریں یہ بات بار بار یاد دلائی جائے کہ اگر اخلاقی اقدار کو سیاست میں نہ رکھا جائے تو دنیا بہتری کی طرف نہیں جا سکتی۔ یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ لوگ اس بات کا نوٹس نہیں لیتے اور اس بات کو عالمی سطح پر کبھی نہیں اُٹھایا گیا۔ حال ہی میں امریکہ میں سائنس دانوں کے خیالات اکٹھے کئے گئے تو معلوم ہوا کہ ان کی دنیا میں اب خدا کا نام خارج نہیں کیا جاتا۔ وہ اس بات کو حتمی طور پر مانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایک خدا کا موجود ہونا ضروری ہے۔ حضور نے دیگر سائنس دانوں کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ کا بھی ذکر کیا کہ یہ سب لوگ خدا کے وجود کا اقرار کرتے ہیں۔ اور اس یقین سے پُر ہیں کہ یہ دنیا خدا کے بغیر نہیں ہو سکتی یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے لوگ خدا کی طرف رجوع کریں۔ اور اخلاقیات کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔

حضور نے کینیڈا کے باشندوں کو تلقین فرمائی کہ آپ کینیڈا میں ایک روشنی کا مینار (یعنی اخلاقی اقدار کی پاسداری) بنائیں اور مجھے امید ہے یہ اس قسم کا روشنی کا مینار بن جائے گا جس سے جہازوں کو مکمل بربادی سے بچایا جاتا ہے۔ حضور نے حاضرین کا اور سارے کینیڈا کے باشندوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں اس وقت جذباتی ہو رہا ہوں اور یہ سب کچھ آپ کی نوازشات کے نتیجے میں ہے۔

اس تفصیلی بیان کے علاوہ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ اس پرچے میں متعدد تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں جن میں حضور انور کو اور حاضرین میں سے ان کے عمائدین کو تقریریں کرتے ہوئے یا ملاقاتیں کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

"انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ جانے دے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱)

میجر ریٹائرڈ ڈاکٹر منیر احمد خالد ۔ کوئٹہ

صحت جسمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاج سے پرہیز بہتر ہے

اردو اور انگریزی کے اس مقولہ پر صحت کو برقرار رکھنے اور مختلف امراض سے بچنے کیلئے کاربند رہنا بہت اہم اور ضروری ہے۔

دنیا میں ہر وقت لاتعداد انسان مختلف امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ لیکن یہ بات اکثر لوگوں کو معلوم نہیں کہ ان امراض کو معمولی اور ارزاں طریقوں سے اور بعض سادہ قسم کے اصول اپنانے سے روکا جاسکتا ہے۔ اور اس طرح بہت سی غیر ضروری اموات سے تحفظ فراہم کیا جاسکتا ہے۔

عام طور پر امیروں اور غریبوں کے امراض مختلف ہوتے ہیں۔ بعض امراض دونوں میں یکساں بھی ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں مختلف امراض کو احتیاطی تدابیر پر عمل کرکے روکا جاسکتا ہے۔ مثلاً امیر لوگ اکثر اوقات امراضِ قلب۔ ذیابیطس۔ سرطان وغیرہ قسم کی امراض میں مبتلا ہو کر اپنی جان سے جاتے ہیں۔ اور غرباء کا طبقہ اکثر دست۔ اسہال۔ نمونیہ۔ خسرہ وغیرہ جیسے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن پر علاج کیلئے کافی رقم خرچ ہوتی ہے۔

٭ ترقی پذیر ممالک میں احتیاطی تدابیر کچھ اس طرح ہیں۔

(۱) ذاتی صفائی۔ (۲) گھر کی صفائی۔ (۳) گلی محلہ۔ گاؤں یا شہر کی صفائی۔ آج کے اس مضمون میں ذاتی صفائی کے متعلق کچھ تفصیل سے روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

= ذاتی صفائی میں جسم کی صفائی سر سے پیر تک شامل ہے۔ ذاتی صفائی پر خاص طور پر دھیان دینا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ذاتی صفائی پر عمل نہ کرکے ہی بہت سے امراض میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور پھر علاج پر روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ صحت کی بربادی وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔

(۱) سر کے بال جتنے چھوٹے ہوں اتنے ہی آسانی سے دھل کر صاف ہو سکتے ہیں کوئی اچھا تیل استعمال کرنا چاہیئے۔ اور بالوں میں کنگھی کرنی چاہیئے۔ کنگھی صاف ستھری اور میل سے پاک ہونی چاہیئے بڑے بال رکھ کر صفائی نہ کرنا۔ تیل اور کنگھی استعمال نہ کرنا بالوں کو جلد سفید کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مختلف قسم کے سستے شیمپو استعمال کرنا بھی درست نہیں۔

(۲) چہرہ جس میں آنکھ، کان، ناک جیسے اہم حواسِ خمسہ شامل ہیں۔ خاص صفائی کا محتاج ہے۔ آنکھوں پر دن میں وقتاً فوقتاً سردی میں گرم پانی اور گرمی میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے چاہیں۔ ہر نمازی کیلئے نماز سے پہلے وضو ضروری قرار دیکر اس حصہ جسم کی صفائی کیلئے کتنا خیال رکھا گیا ہے آنکھوں کو گرد و غبار اور دھوپ سے بچانے کیلئے دھوپ کے چشمے کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ کان کی صفائی بھی شنوائی کیلئے ضروری ہے کبھی کبھی ڈاکٹری معائنہ اس میں ممد ہو سکتا ہے۔ اور یہی بات ناک کیلئے بھی ہے۔ چہرہ میں بہت ضروری حصہ منہ اور گلا ہے۔ ہماری خوراک کو سب سے پہلے دانتوں سے واسطہ پڑتا ہے جو اس کو چبا کر اس میں لعاب شامل کرکے اس قابل بناتے ہیں کہ وہ آسانی سے نگلا جاسکے۔ اس لیئے دانتوں کا صحت مند رہنا بہت ضروری ہے ورنہ بیمار دانتوں سے بیماری کے جراثیم غذا میں شامل ہو کر جسم کے اندر داخل ہو کر مختلف قسم کی بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ دو وقت برش سے دانت صاف کرنے چاہئیں صبح اٹھ کر اور رات کو سونے سے پہلے برش کے ساتھ اچھے ٹوتھ پیسٹ کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جن کے دانتوں میں فاصلہ ہے اور وہاں خوراک کے ذرات پھنس جاتے ہیں۔ اُن کے لئے خلال کرنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ پھنسے ہوئے خوراک کے ذرات سے دانت صاف ہو جائیں۔ ورنہ یہ خوراک کے ذرات وہاں رہ کر گل اور سڑ جائیں گے اور صحت کو نقصان پہنچائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ صبح اُٹھنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے دانتوں کی صفائی کے علاوہ ہر کھانے کے بعد ان کی صفائی کی جائے۔ گلے کی صفائی کیلئے عام نیم گرم پانی کا گلاس اور عام نمک ۱/۲ چھوٹا چائے والا چمچہ ملا کر غرغرہ نہایت مفید ہے۔

۳۔ چہرہ کی صفائی کے بعد تمام جسم کی جلد کو صاف رکھنا نہایت ضروری ہے اس کے لیئے گرمیوں میں روزانہ کم از کم ایک دفعہ اور سردیوں میں ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ گرم پانی کے ساتھ غسل کرنا چاہیئے۔ کوئی مناسب سا صابن بھی نہانے کے لیئے استعمال کیا جاسکتا ہے اس سے جلد کے مسام صاف ہو کر کھل جاتے ہیں۔ جو پسینہ کے ذریعے خون کی صفائی میں مدد دیتے ہیں اور اس طرح گندے خون سے پیدا ہونے والی کئی بیماریوں کا تدارک ہو سکتا ہے۔ مثلاً پھوڑے۔ پھنسی۔ گرمی دانے خارش وغیرہ۔ جسم کے دو حصہ جہاں ملتے ہیں مثلاً بغل وغیرہ اُن کو خشک کر کے کوئی ٹالکم پاؤڈر استعمال کرنا چاہیئے ہاتھوں کے سلسلے میں انگلیوں کے ناخن جب بھی اتنے بڑے ہو جائیں جن میں میل پھنس کر رہ جائے۔ تراشنے بہت ضروری ہیں۔ اس طرح پیروں کی انگلیوں کی درمیانی جگہ کی صفائی کی خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں انگلیوں کے بند رہنے اور جراب کے استعمال کی وجہ سے اکثر نمی رہتی ہے۔ پسینہ آتا ہے اور اس طرح انفیکشن کی بیماری کو دعوت دیتی ہے۔ یہ بیماری ایک دفعہ ہو جائے تو دیرپا علاج مانگتی ہے۔ پھر کیوں نہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے" پر عمل کرکے اس بیماری سے بچا جائے۔

۴۔ بوٹ۔ چپل۔ پیر کی جوتی خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ نہ تو کھلا ہو۔ اور نہ ہی تنگ ہو۔ کھلا ہونے کی صورت میں پیر میں آبلے اور رگڑ کی وجہ سے زخم پیدا ہو سکتے ہیں اور تنگ ہونے کی صورت میں CORN بن جانے کا احتمال ہے جو چلنے میں بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں اور جن کے لئے دیرپا علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

۵۔ بنیان۔ انڈرویئر وغیرہ کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

٭ جسم کی صفائی کے علاوہ مکان میں رہائشی کمروں۔ کھانے اور پکانے والے کمروں کا خاص طور پر باتھ روم (غسل خانے اور لیٹرین) کی صفائی۔ صاف اور تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ گندی چیزوں کی بروقت صفائی یا اُن کو ختم کرنا مکھیوں اور مچھروں کی پیدائش اور تعداد کو بعض جراثیم کش ادویہ کے ذریعے ختم کرنا جالی دار دروازوں۔ کھڑکیوں اور روشندانوں کے ذریعے ان بیماری پیدا کرنے والی خطرناک جاندار چیزوں (مکھی اور مچھر) کے کمروں خاص طور پر کھانے اور پکانے والے کمروں۔ اور باتھ روم میں داخلے کے امکان کو کم کرنا۔ یہ سب تدابیر ایسی ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

= ان احتیاطی تدابیر کے علاوہ صحت اور حفظانِ صحت کے متعلق تعلیم دینا اور لینا بھی بہت ضروری ہے۔ اسی طرح غذا اور ترکِ تمباکو نوشی کے متعلق جدید نظریات پر عمل کرنا بھی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے اہم ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں جو عمر کے درمیانی حصہ میں اموات ہوتی ہیں وہ زیادہ تر دل کے امراض اور سرطان کے سبب سے ہوتی ہیں۔ اور اس بات کی قوی شہادت ملتی ہے۔ کہ اس کا سبب تمباکو نوشی اور غلط غذا کا استعمال ہے۔ یعنی ایسی غذا جس میں چربی اور کولیسٹرول بکثرت ہو۔ تمباکو نوشی سرطان کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اسی طرح سانس پھولنا۔ پرانی کھانسی۔ السر معدہ۔ دل کی کئی ایک بیماریوں کے اسباب میں تمباکو نوشی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

= بچپن میں حفاظتی ٹیکے کے لگوانے سے بھی کئی ایک بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اس لیئے والدین کو چاہیئے کہ ان ٹیکوں کے بچپن میں لگوانے کا ضرور اہتمام کریں۔

"نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اسکی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۳۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف
نون ۔ سین

غُنچہ و گُل

اس وقت ہمارے سامنے شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی دو کتابیں "غنچہ" اور "گل" ہیں۔ یہ تعلیمی اور تربیتی نصاب کا ایک حصہ ہے "غنچہ" پانچ سے سات سال تک کے لئے اور "گل" ۷ سال سے ۱۰ سال تک کے لئے۔ ہم سب جانتے ہیں یا ہم سب کو جاننا چاہیئے کہ اچھی مائیں بچوں کو اچھا بناتی ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:"اچھی ماؤں کی نگرانی میں پرورش پانے والے بچے نہ صرف دن رات اپنی ماں کے نیک اعمال کے نظارے دیکھتے ہیں۔ بلکہ جس طرح وہ اپنی ماں کے اعمال کو دیکھتے ہیں اسی طرح ان کی ماں بھی شب و روز ان کے اعمال کو دیکھتی ہے اور ہر خلاف اخلاق بات اور ہر خلاف شریعت حرکت پر ان کو ٹوکتی اور شفقت و محبت کے الفاظ میں انہیں نصیحت کرتی رہتی ہے ماں کا یہ فعل جو اس کی اولاد کے لئے ایک دلکش و شیریں اسوہ ہوتا ہے اور ماں کا یہ قول جو اس کے بچوں کے کانوں میں شہد اور تریاق کے قطرے بن کر اترتا چلا جاتا ہے۔ ان کے گوشت پوست اور ہڈیوں تک میں سرایت کر کے اور ان کے خون کا حصہ بن کر انہیں گویا ایک نیا جنم دے دیتا ہے۔ کاش دنیا اس نکتے کو سمجھ لے۔ قوموں کے لیڈر اس نکتے کو سمجھ لیں۔ خاندانوں کے بانی اس نکتے کو سمجھ لیں۔ گھر کا آقا اس نکتے کو سمجھ لے بچوں کی ماں اس نکتے کو سمجھ لے اور کاش بچے ہی اس نکتے کو سمجھ لیں کہ اولاد کی تربیت کا بہترین آلہ ماں کی گود ہے۔ پس اے احمدیت کی فضا میں سانس لینے والی بہنو اور بیٹیو اگر قوم کو تباہی کے گڑھے سے بچا کر ترقی کی شاہراہ کی طرف لے جانا ہے۔ تو سنو اور یاد رکھو کہ اس نسخے سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں کہ اپنی گودوں کو نیکی کا گہوارہ بناؤ۔ اپنی گودوں میں وہ جوہر پیدا کرو جو بدی کو مٹاتا ہے اور نیکی کو پروان چڑھاتا ہے۔ جو شیطان کو دور بھگاتا۔ اور انسان کو رحمان کی طرف کھینچ لاتا ہے"

اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے جب لجنہ اماء اللہ کراچی کے شعبہ اشاعت نے تعلیمی اور تربیتی نصاب تیار کیا۔ جس کی پہلی تین کتابیں "کونپل" "غنچہ" اور "گل" ہیں۔ تو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے صدر صاحبہ لجنہ کراچی مکرمہ آپا سلیمہ میر صاحبہ کو تحریر فرمایا "بچوں کے لئے کتب کا پروگرام بہت اچھا ہے۔ بڑا پسند آیا ہے اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی ہے اللہ تعالیٰ اس مساعی کا اجر دے اور مثبت نتائج برآمد ہوں۔ سب لکھنے اور کام کرنے والیوں کو خاص طور پر میری طرف سے محبت بھرا اسلام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"

اسی طرح جب اس سیٹ کی ایک کتاب غنچہ مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ نے سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر کو ارسال کی تو آپ نے مکرمہ امتہ الباری کو تحریر کیا" بہت خوبصورت کوشش ہے۔ اور محنت اور محبت سے تیار کی گئی ہے میں نے شروع سے لے کر آخر تک پڑھی ہے۔ بچوں کی معلومات اور مذہب میں دلچسپی بڑھانے والی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بہت پیارے اور دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔ باوجود ہر واقعے کو جاننے کے، پڑھتے ہوئے بہت لطف آیا۔ اس سے پہلی کتاب کونپل (غالباً) کو پڑھ کر اور اب اس کو پڑھ کر میرے دل میں اس بات کی شدت سے خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کی اس کوشش سے زیادہ سے زیادہ احمدی بچے فائدہ اٹھا سکیں اور ممالک اگر نہ سہی تو کم از کم پاکستان میں ہی سب بچے فائدہ اٹھائیں تو بہت اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کو پھیلانے اور کما حقہ فائدہ اٹھائے جانے کے سامان پیدا فرمائے"

جہاں تک سب بچوں تک ان کتابوں کے پہنچنے کا سوال ہے ہم زیادہ کچھ تو نہیں کہہ سکتے لیکن یورپ کی مثال ضرور دیں گے کہ وہاں اگر کتاب اچھے کاغذ اور اچھی جلد کے ساتھ مارکیٹ میں آتی ہے اور اس کی قیمت بھی خاصی مقرر کی جاتی ہے تو اسی کتاب کو نہایت کم قیمت پر فروخت کرنے کے لئے بھی اسے معمولی کاغذ اور گتے کی جلد کے ساتھ مارکیٹ میں لایا جاتا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اس بات کی طرف ناشرین کو توجہ دلائی ہے کہ بے شک خوبصورت سے خوبصورت تر کتابیں شائع کریں اور ایسا ہونا بھی چاہیئے۔ لیکن یہ اندازہ بھی کر لیں کہ غریب سے غریب والدین کے بچوں کا بھی اس کتاب پر یا اس کتاب سے علم حاصل کرنے پر اتنا ہی حق ہے جتنا ان لوگوں کے بچوں کا جو زیادہ قیمت دے کر خریدنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ کتاب دراصل بذات خود کوئی ایسی چیز نہیں جسے ہمیشہ سنبھال کر رکھا جائے۔ اس میں دیا گیا علم اصل بات ہے۔ جو اس کتاب تک نہیں بلکہ جن کے لئے وہ کتاب لکھی گئی ہے ان کے ذہنوں تک پہنچنا چاہیئے۔ چاہے کتاب نہایت معمولی کاغذ پر چھپے لیکن اگر اس کا علم ہر اس قاری تک پہنچ سکے جس کے لئے وہ لکھی گئی ہے تو کتاب اپنا مقصد پورا کر دیتی ہے۔ یہ ایک ضمنی سی بات ہے جو ہم نے کہہ دی ہے۔ اب آپ دیکھیئے کہ ایک ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر (ریٹائرڈ) مرکزی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کیا کہتی ہیں۔ یہ ہیں محمودہ بیگم صاحبہ۔ وہ لجنہ اماء اللہ کراچی کی صدر صاحبہ کے نام لکھتی ہیں:" میں نے احمدی بچوں کے لئے تعلیمی اور تربیتی نصاب بنام کونپل دیکھا۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی اس کوشش کے لئے ان کو بہترین جزا دے۔ انہوں نے ایک بڑی اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بڑا احسن قدم اٹھایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ چھوٹے بچوں کی خوش نصیب مائیں ضرور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گی اور اسے اپنے بچوں کے ذہن اور ماحول کو مد نظر رکھ کر مناسب رنگ میں بچوں کو پیش کریں گی۔ میں پُرزور سفارش کرتی ہوں کہ مائیں اس نصاب کو بچوں اور ماؤں کے لئے زیادہ مفید بنانے کے لئے اپنے دلچسپ تجربات اور مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ تاکہ اگلا ایڈیشن زیادہ مفید رنگ میں تیار کیا جا سکے۔ یاد رکھیں تربیت اولاد میں دعاؤں کی خاص اہمیت ہے۔ اس سے خود آپ کی اپنی تربیت نفس بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں اور مساعی کو قبول فرمائے"

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی خود "گل" کے پیش لفظ میں کہتی ہیں کہ "کونپل" امتہ الباری ناصر نے لکھی جب کہ "غنچہ" اور "گل" میں ان کی معاونت بشریٰ داؤد صاحبہ نے کی۔ خدا تعالیٰ ان کو اور ان کے علاوہ ہر اس فرد کو جس کی کوشش اسے مکمل شکل میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں شامل ہیں۔ اجر عظیم سے نوازے۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ان تینوں کتابوں کے متعلق فرمایا" میں نے تینوں کتابوں "کونپل"، غنچہ اور گل" کی فوٹو سٹیٹ دیکھی ہے۔ اچھی اور مفید ہیں"

ان تمام باتوں کو قارئین کی خدمت میں پیش کر کے ہم اپنی اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے ناشرین کی مدد کی جائے۔ یہ کتابیں ہر بچے کو ملنی چاہئیں اور ہر بچے کو ان کتابوں سے استفادہ کرنے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔

ہم لجنہ اماء اللہ کراچی کو اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ کام کر دکھایا ہے جس کی ایک عرصے سے ضرورت تو محسوس کی جا رہی تھی اور مختلف رنگوں میں کوششیں بھی کی گئیں۔ لیکن اب ایک مربوط نظام کے تحت وہ کوشش پوری کی گئی ہے۔ یا کہنا چاہیئے کہ کی جا رہی ہے۔ کیونکہ لجنہ اماء اللہ کراچی نے صرف یہی تین کتابیں شائع نہیں کیں۔ بلکہ ان کے علاوہ بھی وہ اس سلسلے میں کوشاں ہیں۔ کتابوں کی فہرست دیکھ کر تو یوں لگتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کراچی اب خدا کے فضل سے دن رات اسی کام میں مصروف ہو گئی ہے۔ یہ کتنی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور ان کی کوششوں کو بارور فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسمِ قتل و غارت

ابن الحسن نوائے وقت کراچی میں "سن اسے غارت گرِ جنسِ وفا سن" جملہ معترضہ کے تحت کہتے ہیں کہ بھارت سے حال ہی میں کوئی بزرگ پاکستان تشریف لائے تھے۔ ان کے متعلق سنا کہ پاکستان میں ان کے احباب و اقربا نے ان سے بھارت میں مسلمانوں کے حال احوال کے بارے میں جب دریافت کیا تو ان بزرگوں نے کہا الحمد للہ زندہ ہیں اور صابر و شاکر ہیں۔ معاشی حالت تو اچھی نہیں کیونکہ اس قسم کے مواقع حاصل نہیں۔ جو آزاد ملک کے آزاد شہریوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ بڑی محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ بہت دشواریوں کا سامنا رہتا ہے۔ پھر بھی گذر بسر ہو رہی ہے۔ لیکن ایک بات کا اللہ کی بارگاہ میں بالخصوص شکر ادا کرنا چاہیئے کہ بھارت میں گذشتہ ۴۲ برس میں کوئی مسلمان مسلمان کے ہاتھوں نہیں مارا گیا۔

جب مجھے یہ واقعہ سنایا گیا تو میں نے اسے سن کر شرم سے سر جھکا لیا کسی مسلمان کو تو میں نے بھی قتل نہیں کیا لیکن پاکستان میں گذشتہ ۴ عشروں سے جس نوع کا سیاسی ماحول تیار کیا گیا ہے اور سفاک سیاسی قیادت نے جو انداز فکر اور طرز عمل قوم کو عطا کیا ہے اس کے نتیجے میں اب تک کتنے مسلمان مسلمانوں کے ہی ہاتھوں قتل کئے جا چکے ہیں۔ اس بارے میں سوچ کر میرا شرمسار ہونا کوئی عجیب بات نہ تھی مسلم کشی کے اس گناہ میں براہ راست نہ سہی بالواسطہ میری بھی شرکت بہرحال ہے میں بھی اس معاشرے کا ایک فرد ہوں۔ کچھ کوتاہیاں میری بھی ضرور ہوں گی۔ جن کے سبب ۴۲ برس میں معاشرے کا یہ حال ہوا ہے۔ مثلاً ایک کوتاہی کی میں فوری طور پر نشاندہی کر سکتا ہوں اور اب اتنی تباہی اور بربادی کے بعد اس کا اقرار نہ کرنا بڑی سنگدلی اور پرلے درجے کی منافقت ہوگی۔ وہ کوتاہی یہ کہ میرے اپنے اعزا و اقربا کی نوجوان نسل جو میرے سامنے ہی پیدا ہوئی اور میرے اور میرے دوسرے ہم عمر اعزہ کے زیر تربیت پلی اور بڑھی پاکستان کی موجودہ نسل اور گروہی سیاست میں مجھ سے بھی زیادہ تعصب اور سنگدلی کا شکار ہے۔ اور جس قسم کی ذہنیت کا اظہار کرتی ہے اس کے پیش نظر قوم کے اجتماعی مستقبل کے بارے میں بڑے شکوک اور بہت تشویش ہونے لگتی ہے۔ چالیس برس میں ان لوگوں کے جو میرے سامنے پیدا ہوئے میرے سامنے جن کی تربیت اور تہذیب ہوئی ان کی سوچ اور انداز نظر میں کچھ تو میرا بھی حصہ ہو گا۔ یقیناً بہت سی باتیں جو وہ کہتے ہیں اور سوچتے ہیں ان باتوں اور حرکتوں سے ہی متاثر ہو کر کہتے اور سوچتے ہوں گے۔ جو میں گذشتہ چالیس برس سے کہتا اور سوچتا رہا ہوں اور جو ان کے کانوں میں پڑتی رہی ہوں گی۔ اب اگر موجودہ نسلی تعصبات، علاقائی اور لسانی نفرتوں کے اس انسان کش ماحول میں، اس قتل و غارت گری کی فضا میں اس سارے الزام سے بری الذمہ ہو کر کہ فصیل میری ہی تیار کی ہوتی ہے میں بگلا بھگت بن کر اور بہت مدبر اور مصلح بن کر درس اخوت دینا شروع کر دوں اور انتشار پسند عناصر کی مذمت کر کے اور بھائی کو بھائی کا خون نہ کرنے کی تلقین کر کے اپنی تمام چالیس سالہ کوتاہیوں اور بداعمالیوں کی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کروں۔ تو اس سے بڑی منافقت اور خود فریبی اور کیا ہو سکتی ہے۔

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

اس سے آگے وہ اپنے ایک عزیز نوجوان کی پر جوش انداز میں پنجابیوں کی مذمت کی گفتگو لکھ کر کہتے ہیں "تعصبات اور نفرتوں کی اس فضا میں جب ایک گروہ کا آدمی دوسرے گروہ کے آدمی کو قتل کرتا ہے۔ یا ایک گروہ کی املاک کو دوسرا گروہ نذر آتش کرتا ہے تباہ و برباد کرتا ہے تو قاتل کے گروہ سے وابستہ قیادت اپنے گروہ کی مذمت نہیں کرتی وہ اپنے ہی گروہ کی حمایت اور دوسرے گروہ کی مذمت کرتی رہتی ہے۔ بلکہ خدا کا کیسا عذاب نازل ہوا ہے کہ ایک دوسرے سے پوچھا جاتا ہے کہ مرنے والوں میں اپنے آدمی کتنے تھے اور دوسرے گروہ کے آدمی کتنے تھے۔ فریقین مقتولین کی تعداد کا اندازہ کر کے خوش اور ناراض ہوتے ہیں۔ مطمئن اور مایوس ہوتے ہیں۔

میں یہ جاہلوں کی بات نہیں کر رہا۔ جاہل اور غریب غربا تو بیچارے مرتے رہتے ہیں انہی کی جانیں جاتی ہیں۔ انہی کی جھگیاں اور کھوکھے نذر آتش ہوتے رہتے ہیں انہی کی روزی روزگار کو نقصان پہنچتا رہتا ہے۔ میں بات پڑھے لکھے بزعم خویش روشن خیال اور مدبر لوگوں کی کر رہا ہوں۔ فریقین کے جانی اور مالی نقصان کے موازنے کی انہیں کو فکر ہوتی ہے اپنے دیوان خانوں اور مجالس میں مدبرانہ ناقدانہ عالمانہ مباحثے کے لئے انہیں کو یہ اعداد و شمار درکار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بڑے با اہل اور ہونہار سمجھے جاتے ہیں۔ اللہ نے عقل پر ایسے پردے ڈال دیئے اور سمجھنے اور اچھے برے کی تمیز ایسے ختم کر دی کہ قتل و غارت بھی کی جا رہی ہے اور اس کی شکایت بھی ہے۔ اس سے عاجز بھی ہیں اور اپنے وابستگان اور اپنے حلقہ اثر کی طرف سے کئے جانے والے ظلم اور زیادتی کو روکنے اس کی مذمت کرنے اس کی حوصلہ شکنی کرنے اور اس کا اعتراف کرنے کیلئے بھی تیار نہیں اپنے رویوں اپنی ذہنیت عصبیتوں کی اصلاح بھی نہیں کرنا چاہتے اسے سرے سے قابل اصلاح ہی نہیں سمجھتے بلکہ دوسرے کو ہی مورد الزام دینے پر مصر اور فریق مخالف کی ہی سرکوبی کے خواہاں ہیں اس وقت یہ حقیقت نگاہوں سے یکسر اوجھل ہے کہ جو مر رہے ہیں وہ سب ہم وطن ہیں۔ ہم مذہب ہیں۔ چلئے اسے بھی جانے دیجئے۔ کیا ہر مرنے والا کسی کا باپ کسی کا بھائی کسی کا شوہر نہیں ہے۔ کیا آپ اپنے باپ بھائی شوہر عزیز دوست رشتہ دار کی موت پر دل میں کوئی کسک محسوس کرتے ہیں تو کیا دوسرے مقتولین کے اعزا و اقربا اسی قسم کی کسک اپنے دل میں اپنے مرنے والوں کیلئے محسوس نہ کرتے ہوں گے اور کیا میں اور آپ یہ جانتے ہیں کہ ہم کس طرح اور کس حال میں اور کب اس دنیا سے رخصت ہوں گے کس قدر عجیب بات ہے کہ ایسے ایسے سیاسی قائدین جو ساٹھ ساٹھ ستر ستر اور اسی اسی سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اپنی عاقبت اور روز حساب سے بے فکر ہیں۔ تعصبات اور نفرتوں پر تعمیر کی ہوئی سیاست کو ترک کرنے اور اپنے زیر اثر لوگوں کو امن اور محبت اور اخوت اور یک جہتی کا ماحول پیدا کرنے کی طرف رجوع کرنے کیلئے تیار نہیں۔ اگر کچھ کرتے ہیں تو یہی کہ ایک اور زہر میں بجھا ہوا اور شعلہ ساماں بیان داغ دیتے ہیں اور ابتر حالات کو مزید خراب کرتے رہتے ہیں۔ اور کس کا نام لیجئے؟ اس وقت تو اپنا حال بھی دوسروں سے بہتر نظر نہیں آتا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ اصلاح تو ہمیں کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہی فساد کرنے والے ہیں۔ لیکن سمجھتے نہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لے آؤ جس طرح سب ایمان لے آئے تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لے آئیں جس طرح بیوقوف ایمان لائے۔ جان لو وہی بیوقوف ہیں مگر انہیں علم نہیں۔

(البقرہ)

ابن الحسن کی طرح کئی اور لوگ بھی اسی نہج پر سوچتے ہیں اور کبھی کبھار بات بھی کرتے ہیں۔ لیکن صرف سوچنے اور کبھی کبھار بات کرنے سے تو کچھ نہیں بنتا۔ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ آپ چک سکندر کی طرف نظر اٹھایئے چک ۹۸ کو دیکھئے ننکانہ صاحب پر نظر ڈالئے۔ آپ کو یہی کچھ نظر آئے گا کہ ایک گروہ کے لوگ دوسرے گروہ کو مارتے بھی ہیں لوٹتے بھی ہیں قتل بھی کرتے ہیں اور پھر اس پر ہنس کر پوچھتے بھی ہیں کہ کتنے آدمی لٹے ان کے کتنی جائداد جلائی ان کی کتنے لوگوں کو زدوکوب کیا۔ حیرت کی بات ہے کہ یہ سلسلہ چلا ہے تو چلتا ہی جا رہا ہے یہ کب ختم ہو گا، خدا ہی جانتا ہے

نوجوانوں کی اصلاح کا ذریعہ

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ نوجوانوں کی اصلاح کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

رضوان احمد داؤد ابن مکرم داؤد احمد صاحب
کوارٹر نمبر 1 صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

محمد فیصل ابن مکرم محمد سلیم صاحب
چک ۱۸۹ ج۔ب رتن ۔ فیصل آباد

عالیہ رفعت بنت مکرم مظفر حسین صاحب
P/۱۵۱ محمود آباد۔ فیصل آباد

نصر حیات ابن مکرم اعزاز حیات صاحب
لنڈن

رخِ خنداں بنت مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب
۵/۱۲ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

نور الحق ابن مکرم عبدالعزیز صاحب
رشیدہ بلڈنگ ڈرگ روڈ، کراچی

لقمان احمد یاسر ابن مکرم خلیل احمد صاحب
دارالشکر ۔ ربوہ

احمد محمود ظفر ابن مکرم اللہ بخش ارشد صاحب
۶/۴ دارالعلوم جنوبی۔ ربوہ

یادِ رفتگان

عبدالجلیل عشرت

محترمہ عفت بیگم صاحبہ

مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت تحریر فرماتے ہیں:۔

میری اہلیہ عفت بیگم صاحبہ ۲۸ جنوری ۱۹۸۹ء کو صبح تین بجے سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ اور اسی شام مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ حکیم شیخ فضل حق صاحب بٹالوی (یکے از ۳۱۳ رفقاء) کی بیٹی تھیں پیدائشی احمدی تھیں۔ جماعت اور امام جماعت سے مخلصانہ لگاؤ تھا۔ دینی غیرت بہت تھی۔ جماعت پر ابتلاؤں سے بے قرار رہتیں۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کے ذکر پر آنکھیں پُرنم ہو جاتیں۔ ان کی رہائی کی دعائیں کرتی رہتیں۔

جماعت کی ہر مالی تحریک میں شامل ہوئیں۔ ۱۹۴۲ء میں وصیت کی تھی۔ خدا کی توفیق سے زندگی میں حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا۔ اور وفات تک حصہ آمد باقاعدہ ادا کر چکی تھیں۔ انہیں احمدی بچیوں کے رشتوں کے متعلق بہت فکر رہتی تھی۔ چنانچہ کئی رشتے کرائے۔

طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں اور کئی دفعہ کہا کرتی تھیں۔ کہ میرے اللہ نے مجھے کبھی محتاج نہیں رکھا۔ ہماری ۴۶ سالہ ازدواجی زندگی میں شاید ہی کبھی کوئی موقعہ ایسا آیا ہو۔ کہ ہم دونوں میں اختلاف یا جھگڑے کی صورت پیدا ہوئی ہو۔ میری بیماری یا کسی ابتلاء میں بے قرار ہو جاتیں۔ اور علاج اور خدمت میں ہمہ تن مشغول ہو جاتیں۔ دردمند دل رکھتی تھیں۔ حتی الوسع ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتیں۔

زندگی میں دو تین سخت صدمے پہنچے لیکن انہیں نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا۔

آخری بیماری بہت تکلیف دہ تھی۔ تین ماہ بستر علالت پر رہیں۔ لیکن صبر و برداشت سے کام لیا۔

ستمبر ۸۸ء میں سانس کی تکلیف کا معمولی عارضہ تھا اس سے پہلے راولپنڈی گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے قیام کے دوران علاج ہوتا رہا اور اکثر طبیعت ٹھیک رہتی ستمبر میں لاہور منتقل ہونے پر مجھے خیال ہوا۔ کہ لاہور کے فلاں کہنہ مشق پروفیسر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سے مشورہ کرتے ہیں۔ اس وقت ذہن کے اندر شرک کا ایک پوشیدہ شائبہ بھی تھا۔ کہ اس ڈاکٹر کے علاج سے تو ٹھیک ہو ہی جائیں گی۔ ان صاحب نے فوراً CARTISONE دوائی کا مہلک کورس شروع کر دیا۔

اس دوائی کے استعمال کے بعد چند روز تو طبیعت بہتر ہو گئی۔ ڈاکٹر نے دوائی جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ کچھ عرصہ بعد دوائی کے مضر اثرات ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ اعصاب جواب دے گئے کھانا پینا موقوف ہوا مسلسل بخار رہتا۔ ڈاکٹر نے دوائی کی مقدار بڑھائی۔ سانس کی تکلیف نے دمہ کے شدید دوروں کی شکل اختیار کر لی۔ ایک چیسٹ سپیشلسٹ کو دکھایا۔ اس کی تجویز کردہ دوائیاں دیں (ساتھ CARTISONE بھی جاری تھا کہ یرقان ہو گیا جگر ماؤف ہو گیا۔ گھر سے شیخ زاید ہسپتال لاہور منتقل کیا۔ وہاں تو یہ کیفیت ہوئی کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ذہن پر بھی STROKE ہو گیا۔ ناچار گھر لے آئے۔ پھر سروسز ہسپتال لاہور میں ایک بڑے ڈاکٹر سے رابطہ کر کے وہاں داخل کیا۔ دونوں ہسپتالوں میں حتی الوسع بیش قیمت ٹیکے دوائیاں ٹیسٹ اور DRIPS لگتے رہے لیکن CORTISONE کے دیئے جانے سے کوئی اور دوائی وغیرہ موثر نہ ہوتے۔

اور
الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ صدقات دینے اور دعائیں کرنے کرانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے سب صدقات اور دعائیں درجات کی بلندی کا موجب بنائے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے آگے سر تسلیم خم ہے۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اپنے سے پہلے جانیوالوں سے کہتے ہیں کہ خدا تمہارے درجات بڑھائے تم پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں اور ہم خدا نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے جملہ امور کی دہرائی اور خطبہ جمعہ دیئے جانے کی تاکید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اُس وقت تک کہ مشیّت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں"۔

(خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء)

نیز فرمایا:۔

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری تحریک جدید کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے اُن میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے"۔

(خطبہ جمعہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سُنایا کریں۔ بلکہ جماعت کا اصل کام یہی ہونا چاہیئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصتہً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سُنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اُسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دِلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اُس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہوسکتا"۔

(الفضل جلد ۲۰ نمبر ۲۸۰)

خبریں NEWS

★۔ انسانی حقوق کمیشن پاکستان نے پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ۱۲ اپریل کو ننکانہ صاحب میں ہونے والے سانحہ کے متاثرین کو معاوضہ ادا کیا جائے۔ اس بات کا اعلان انسانی حقوق کمیشن کے چیئرمین ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر مبشر حسن، بیگم ایلس فیض، اور حنا جیلانی بھی موجود تھیں۔ کمیشن کی ٹیم جس نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد نقصان کے بارے میں جو رپورٹ دی اس کے مطابق اس سانحہ میں ۲۸ خاندان متاثر ہوئے اور نقصان کا اندازہ ۳۰ لاکھ روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن نے رپورٹ مکمل کر کے سفارشات کے ساتھ ۲۰ مئی کو پنجاب حکومت کو بھیج دی تھی۔

★۔ سینیئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے محنت کشوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ ہم وفاق کو نقصان پہنچانے والے کے ہاتھ توڑ دیں گے۔ اور پیپلز پارٹی کسی صورت میں بھی اپنے محنت کشوں کو تاجروں کے ہاتھوں میں غلام نہیں بننے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ایک عورت کی جھولی میں ساری دنیا کی غلاظتیں پھینک کر مردِ مومن کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور مردانگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فوج اور عوام جمہوریت دشمنوں کے عزائم اینٹوں کی بھٹیوں میں جلا کر راکھ کر دیں گے۔

★۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو دولت مشترکہ میں شرکت کی دعوت دی ہے جو اگلے مہینہ کوالالمپور میں ہونے والی ہے۔

★۔ وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات ملک احمد سعید اعوان نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے پریس کو مکمل آزادی دی۔ بلکہ تعمیری تنقید کا خیر مقدم بھی کیا۔

انہوں نے کہا کہ نواز حکومت کھلم کھلا آئین سے بغاوت کر رہی ہے اور وفاق کو کمزور بنانے اور مارشل لاء کو دعوت دینے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔

★۔ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی قیادت تبدیل نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی موجودہ صوبائی عہدہ داروں کی قیادت میں ترقی کر رہی ہے۔

★۔ رکن قومی اسمبلی ملک غلام مصطفےٰ کھر نے ملکی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے کے لئے اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں۔ خیال ہے کہ غلام مصطفےٰ کھر پنجاب اسمبلی میں اپنے حامی ارکان سمیت وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ۲۵ ستمبر کو دوبارہ ملاقات کریں گے۔

★۔ سانگھڑ کے ارکان اسمبلی سے بات چیت کے دوران وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ پارٹی سیاسی معاملات کو سیاسی طریق سے حل کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کمزور نہیں ہے اور وہ پیپلز پروگرام میں بدعنوانی اور بددیانتی ہر گز برداشت نہیں کرے گی۔

★۔ پی۔ آئی۔ اے کے گمشدہ فوکر طیارے کی طویل ترین فضائی اور زمینی تلاش کے باوجود ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ سیاسی حلقوں میں اب یہ بات وثوق سے کہی جا رہی ہے کہ وفاقی حکومت وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف کے خلاف بغاوت۔ اختیارات کے ناجائز استعمال۔ پبلک فنڈ میں خورد برد اور وفاقی حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کے الزام میں سپریم کورٹ میں ریفرنس پیش کرے گی۔

ترقی کا زینہ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کیساتھ آپ ترقی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھیئے کہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ آپکی ترقی کا ایک زینہ ہے

(مینیجر)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کے کیلئے
• سپروائزر/سیلزمین۔ ۲ آسامیاں • الیکٹریشن جو موٹر وائنڈنگ کا کام جانتا ہو۔ ایک آسامی
• خدمت گار برائے دفتر۔ ایک آسامی کی ضرورت ہے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کیساتھ ملیں

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۲۳۳۷۲ - ۲۲۳۳۷۳

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۹، ـــ

بواسیر کورس PILES COURSE	قبض کورس CONSTIPATION COURSE	گیس کورس FLATULENCE COURSE	جلن معدہ کورس HEART BURN COURSE	کمی خون کورس ANEMIA COURSE
۴۰ روزہ کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	مختصر کورس
قیمت -/۴۰	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶

لٹریچر -/۳ روپے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷